سوال

(116)فرضی طلاق نامہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جاوید اختر بن دین محمد آف لاڑکانہ شہر کا نکاح مسمات ناہید اختر بنت ڈاکٹر شبیر احمد پٹھان کے ساتھ ہوا جس سے ایک بیٹی بھی پیدا ہوئی ہے ان کی شادی کو تین سال اور ایک مہینہ ہوا ہے چند دن قبل جاوید اختر راہو نے کسی عرض نویس کو اپنی طبع کے متعلق بتایا جس نے ایک طلاق نامہ بنا کر طلاق دینے والے اور گواہوں کے نام اور فرضی دستخط کرکے ناہید اختر کو پہنچائے ، اس جوڑے کو ایک ڈیڑھ سالہ لڑکی ہے جو اپنے گھر آتی رہتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے طرفین راضی ہیں او شکوہ سے ڈرے ہوئے ہیں۔ آپ سے یہ جواب طلب ہے کہ کیا فرضی طلاق نامہ کوئی درجہ رکھتا ہے جس کا خاوند کو کوئی وہم وگمان نہ تھا اور نہ ہے ۔ برائے مہربانی حقیقت حال مطابق فیصلہ سنائیں گے ؟

(سائل محمد علی بن حاجی محمد اسماعیل ڈیرو)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیئے کہ جب خاوند انکاری ہے کہ میں نے

لکھ کر نہیں دی ہے اور اس کا کوئی گواہ بھی موجود نہیں ہے اگر کسی دوسرے اجنبی نے لکھ کر دی ہے تو یہ طلاق نہیں ہوئی اور گواہ بھی انکار کررہے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔ کیونکہ طلاق دینے کے بھی اصول ہیں اور گواہ بھی ہونے چاہئیں۔ جب کہ یہاں پر اصول اور گواہ موجود نہیں ہیں ۔ لہذا یہ طلاق نہیں ہوگی۔

(1)عرض نویس نے فرضی نام لکھے ہیں جس سے ثابت ہوا کہ گواہ بھی موجود نہیں ہے ۔

(2)کہ خاوند نے یہ طلاق نامہ نہ پڑھا ہے اور نہ ہی لکھوایا ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 459

محدث فتویٰ